© rasailojaraid.com

نقش آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قومی اسمبلی میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی قراردادیں

فری میسن ، روٹری کلب اور لائنز کلب ، مشنری اداروں کی تحریک ارتداد ، فحش اور لادینی لٹریچر کا فروغ و اشاعت ، خاندانی منصوبہ بندی ، شراب ، گھوڑ دوڑ قمار بازی ، فحش ثقافتی سرگرمیوں پر پابندی ، سودی نظام کا خاتمہ ، قادیانیت کو اقلیت قرار دینے کے مطالبات

قومی اسمبلی کے ارکان کا فرض ہوتا ہے۔ کہ مختلف شکلوں میں حکومت وقت کا احتساب کریں۔ منکرات اور برائیوں کے انسداد، معروفات کا فروغ، اسلام کی ترویج اور عدل و انصاف پر مبنی معاشرہ کے قیام کے لئے ہر قسم کی جدوجہد بروئے کار لائیں۔ پارلیمانی نظام میں یہ کام زیر بحث بلوں پر تقریروں اور ترمیموں کے علاوہ ملکی و ملی امور سے متعلق سوالات، غیر سرکاری قراردادوں، پرائیویٹ بلوں، بجٹ پر عام بحث اور تحریک تخفیف زر کی شکل میں کیا جاتا ہے۔ اسمبلی کی غیر سرکاری کاروائی کے ایام میں ارکان کی وہ قراردادیں زیر بحث لائی جاتی ہیں، جن کے پیش کرنے والوں کا مقصد کسی اہم ترین مسئلہ پر اسمبلی سے حکومت کو سفارش کرانا ہوتی ہے۔ اس طرح کسی زیر بحث قرارداد پر ایوان کی مختلف پارٹیوں اور حزب اختلاف و اقتدار کا نقطۂ نظر بھی ملک و ملت کے سامنے آجاتا ہے۔ اور یہ بھی کہ کسی حد تک کسی مسئلہ کے بارے میں پارلیمانی پارٹیوں اور ارکان کا قول و عمل یکساں ہے۔ اس طرح اگر کچھ ارکان کے ملی اور دینی جذبات کا مظاہرہ ہو جاتا ہے، تو بسا اوقات بہت سے لوگوں کی منافقانہ روش کی قلعی بھی قوم و ملت کے سامنے کھل جاتی ہے۔ گو کسی قرارداد کی حیثیت قانون کا درجہ نہیں رکھتی، لیکن کسی منظور شدہ قرارداد کے بعد حکومت کو عوامی احساسات اور جذبات کو دیکھتے ہوئے مجبوراً قرارداد کے مطابق قانون سازی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرنا پڑتی ہے۔

ان اہم ترین مقاصد کے پیش نظر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے قومی اسمبلی کے حالیہ طویل اجلاس بجٹ سیشن کے لئے کئی اہم ترین ملکی و ملی مسائل سے متعلق حسب ذیل قراردادوں کا نوٹس دیا۔ ان میں سے چار آخری قراردادیں سپیکر صاحب نے اسمبلی کے قواعد و طریق کار کی بعض دفعات کا سہارا لے کر چیمبر ہی سے مسترد کر دیں تاکہ انہیں اسمبلی میں زیر بحث نہ لایا جا سکے۔ اب یہ فیصلہ پارلیمانی قواعد و ضوابط اور ماہرین قانون کو کرنا ہے کہ ایسی اہم قراردادوں کو سپیکر صاحب کا اس طرح مسترد کر دینا واقعی قواعد کا تقاضا تھا۔ یا حکومت ان قراردادوں کو پیش کرنے کے بعد انہیں اکثریت کے بل بوتے پر رد کر دینے کی بدنامی سے گریز کرنا چاہتی تھی ۔۔۔ بہرحال اسمبلی کے طریق کار قرعہ اندازی وغیرہ کی ترتیب سے پہلی چار قراردادیں اسمبلی میں زیر بحث آسکیں۔ بعض ایجنڈے پر آچکی تھیں۔ مگر ان کے زیر بحث آنے کا موقع نہ ملا۔ اور اسے حسن اتفاق کہئیے یا قدرت کی خاص دستگیری اور توفیق ایزدی، کہ اس پورے سیشن میں جتنی غیر سرکاری قراردادیں زیر بحث آئیں۔ بنگلہ دیش سے متعلق قرارداد (جسے حکومت نے پیش کیا) کو چھوڑ کر باقی سب کی سب حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی تھیں۔ اس طرح اس سیشن میں بھی خداوند کریم نے انہیں بعض اہم مسائل پر اسمبلی، حکومت اور عام مسلمانوں کی توجہات مبذول کرانے کی توفیق دی۔ آپ نے جن قراردادوں کا نوٹس دیا تھا، وہ درج ذیل تھیں۔

۱۔ اس اسمبلی کی رائے یہ ہے کہ فری میسن تحریک اور اس سے ملحقہ اداروں کی تمام سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔

۲۔ قومی اسمبلی کی رائے ہے۔ کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں جن شہری اور مذہبی آزادیوں کی اجازت دی گئی ہے۔ ان کا لحاظ رکھتے ہوئے غیر مسلم اقلیتی فرقوں خصوصاً عیسائی مشنری اداروں کی طرف سے چلائی جانے والی تحریک ارتداد پر پابندی عائد کی جائے۔ نیز یہ کہ ایسی تمام سرگرمیوں کی ممانعت کی جائے، جن سے کسی مسلمان شہری کے مرتد ہونے کا احتمال ہو۔

۳۔ اس اسمبلی کی رائے ہے۔ کہ پاکستان بھر میں سودی اقتصادی اور معاشی کاروباری نظام از قسم بینکنگ وغیرہ ختم کر کے اسے اسلامی دائرہ میں ڈھال دیا جائے۔

۴۔ اس اسمبلی کی رائے ہے کہ ملک بھر میں فری میسن تحریک سے ملتی جلتی سرگرمیوں میں ملوث ادارے، روٹری کلب اور لائنز کلب پر پابندی لگائی جائے۔

۵۔ اس اسمبلی کی رائے ہے، کہ پاکستان بھر میں ایسے لٹریچر کا فروغ و اشاعت اور ملک میں داخلہ

© rasailojaraid.com